خاص برائے "الحق"

شیخ اسامہ بن لادن کا خصوصی پیغام امت مسلمہ کے نام

اکیسویں صدی اسلام کی سربلندی اور عظمت کی صدی ہوگی

ان الحمدلله نحمده و نستعينه من يهده الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجدله ولياً مرشداً واشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله۔

حق تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

یاایهاالذین امنوا اتقوالله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔

ترجمہ : اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

میرے معزز مسلمان بہنو اور بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ اکیسویں صدی شروع ہوگئی ہے انشاء اللہ یہ صدی اسلام کی سربلندی شان و شوکت اور اس کی عظمت و وقار کی صدی ثابت ہوگی۔ لیکن اس کے لئے ہم سب کو ایک عظیم جدو جہد سے گزرنا ہوگا اور پہلے عالم اسلام کو عالمی استعمار اور اس کے ایجنٹوں سے آزاد کرانا ہوگا۔اور ہر محاذ پر باطل قوتوں کے خلاف جہاد کرنا ہوگا۔

جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

بعثت بين يدى الساعة بالسيف حتى يعبد الله وحده۔

ترجمہ : مجھے قیامت سے قبل تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ تاکہ کائنات میں صرف اللہ رب العزت کی عبادت کی جائے۔

اس حدیث مبارکہ دعوت الی اللہ میں تلوار کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو

تلوار کے ساتھ کیوں مبعوث کیا گیا؟ اس کی علت بھی اسی حدیث میں درج ہے۔ فرمایا کہ

"تا کہ دنیا/ کائنات میں صرف اور صرف اللہ کی عبادت کی جائے۔"

دعوت الی اللہ کا یہ طریقہ اللہ رب العزت اور اس کے پیغمبر نے بیان فرمایا ہے۔

جو بھی یہ چاہتا ہے کہ کائنات میں صرف اللہ کے دین کا بول بالا ہو' اسے اللہ اور اس کے رسول کے اس طریقہ کی پیروی کرنا ہو گی۔ ایک دوسری صحیح حدیث میں آیا ہے حضورؐ نے فرمایا۔

أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدو أ ن لا اله الا الله وأن محمداً رسول الله.

ترجمہ : مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ شہادت (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا اقرار نہ کرلیں۔

لہذا دعوت الی اللہ کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ اگر غیر مسلم ہماری اس دعوت کو قبول کرلیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں۔ بصورت دیگر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اور یہ جہاد اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کائنات میں دینِ الٰہی کا الٰہی اقتدار قائم نہیں ہو جاتا ۔ "حتى يكون الدين كله لله" ترجمہ : یہاں تک کہ سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔

آج پیغمبر آخر الزمان کے پیروکاروں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان میں سے اکثر کی حالت سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والے خس و خاشاک اور جھاگ کی ہے۔ جیسا کہ حضرت ثوبانؓ سے مروی حدیث میں مذکور ہے :

لكنكم غثاء كغثاء السيل ترجمہ : لیکن تم جھاگ (بے کار) ہو گے سمندر کے جھاگ کی طرح۔

کامیابی کی راہ پر گامزن صرف وہ مسلمان ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور اپنی زندگیوں میں پیغمبر اسلام ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی کرتے ہیں۔

مسلمانوں کیلئے لائحہ عمل متعین کرنے والی وہ ذات اقدس ہے جن کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں جو صاحب شفاعت ہیں اور قیامت کے دن نبیوں اور متقیوں کے سردار بنا دیئے گئے ہیں جن کی ہر بات حکم خداوندی ہے۔ یہ ذات حضرت سیدنا نبی آخر الزمان محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے جو حق تعالٰی کے فرمان :

وما خلقت الجن والانس الاليعبدون

ترجمہ : اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

میں بیان کردہ عبارت کے درجہ کمال اور حقیقت دنیا کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ یہ عمل

میری امت کے لئے باعث مشقت بن جائے گا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنے والے کسی لشکر سے بھی پیچھے نہ ہوتا"

افسوس! آج مسلمان اپنے صحیح راستے اور راہنما کی تعلیمات سے منہ موڑے ہوئے ہیں حالانکہ حیات مستعار کے تقریباً تمام شعبوں میں یہ طریق کار مروجہ ہے کہ پیش آمدہ مسائل اور بحرانوں میں متعلقہ شعبوں اور علوم و فنون کا ماہرین سے رجوع کیا جاتا ہے۔ مسلمان کے لئے زندگی کے تمام شعبوں میں ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ سیرت نبویؐ ہے۔ نبی آخر الزمانؐ کو سنیے! وہ اس دار فنا میں مسلمانوں کی زندگی کی حقیقت کی وضاحت کرتے ہیں:

"اسی ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کر دیا جاؤں۔۔ دوسری بار مجھے زندگی عطا کی جائے پھر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کر دیا جاؤں پھر تیسری بار مجھے زندگی عطا کی جائے اور پھر تیسری بار بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے شہادت کی موت نصیب ہو۔"

یہ ہیں پیغمبر اسلام جن کی تمنا ہے کہ وہ عمر بھر اللہ کی راہ میں جہاد میں مصروف ہوں اور یہ کہ انہیں بار بار زندگی صرف اس لئے نصیب ہو کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے بار بار شہادت سے سر فراز ہوں۔ عاشق جہاد پیغمبر آخر الزمان کے امتیوں (ہم) نے کبھی سوچا ہے کہ ہمارا جہاد میں کیا حصہ ہے؟ ہم پیغمبر آخر الزمان کے اس دستور حیات پر کتنے کاربند ہیں؟

اللہ اور اس کے رسول کے دربار میں سرخرو ہونے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں لیکن ان میں سے سب سے بہترین طریقہ اللہ اور اس کے رسول کے دین کے لئے خون کا نذرانہ پیش کرنا ہے۔ خصوصاً آج کے حالات میں جب کہ امت محمدیہ 'علی صاحبھا الف الف تحیۃ و سلام' پر ظلم کے انبار توڑے جا رہے ہیں۔ آج جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں کہ فلسطین (اور دیگر مسلم ممالک) میں مسلمانوں کو وحشیانہ انداز میں ذبح کیا جا رہا ہے اور انکی نسل کشی کی جا رہی ہے ہمیں حضورؐ کا یہ فرمان کیوں یاد نہیں آتا۔

راس الامر الاسلام وعموده الصلوة وزروة سنامه الجهاد۔

جس کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے عظیم امر اسلام ہے جس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔

فلسطین کے نابالغ، معصوم اور بے سہارا بچوں کو یہودی ہاتھوں اور تباہ کن امریکی ہتھیاروں کے ذریعے بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے۔ اور ہم مسلمان ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں۔ تصور کیجئے قیامت کے دن کا جب ہم سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے فلسطین کے ان مظلوموں کے لئے کیا کیا؟ ہم سب ذوالجلال کے اس سوال کا کیا جواب دیں گے؟ کیا ہم حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کو بھول نہیں گئے ہیں کہ:

لزوال الدنیا اهون عندالله من قتل امرء مسلم بغیر حق

ترجمہ : یعنی اگر کوئی مسلمان ناحق قتل ہو جائے تو اس کے مقابلے میں اگر ساری دنیا مٹ جائے' اللہ کے نزدیک آسان ہے۔

کیا آج دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں کو ناحق قتل اور نیست و نابود نہیں کیا جارہا ہے ؟ کیا مسلمانوں کے مقدس مقامات کو پامال نہیں کیا جارہا ہے ؟ کیا ارض معراج یہودیوں کے ناپاک قدموں تلے نہیں روندھی جارہی ہے ؟ کیا بلاد حرمین غیر مسلم افواج کی آماجگاہ نہیں بنادیئے گئے ہیں ؟

کرۂ ارض میں متعدد مقامات پر مسلمانوں کو نیست و نابود کیا جارہا ہے۔ فلسطین کے بعد لبنان پر نظر ڈالئے۔ کیا صابرہ اور شتیلا میں مسلمانوں کا قتل عام قصہ پارینہ بن گئے ہیں ؟ اس قتل عام میں تین لاکھ سے زیادہ عورتیں اور بچے انتہائی ظالمانہ طریقے سے ذبح اور قتل کیئے گئے۔ حاملہ ماؤں کے پیٹ چیر کر رحم مادر میں موجود جنین ضائع کیئے گئے۔ عراق پر وحشیانہ اقتصادی پابندیاں مسلط کی گئیں جنکے نتیجے میں دس لاکھ معصوم عراقی بچے شہید کروائے گئے کیا ہم حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کو بھول گئے ہیں۔

دخلت امراة النار فی هرة ربطتها لاهی اطعمتها ولاهی ترکتها تأکل من خشاش الارض ۔

ترجمہ : یعنی ایک عورت صرف اس وجہ سے جہنم میں داخل کی گئی کہ اس نے ایک بلی کو پکڑ لیا اور اس کو بھوکا پیاسا رکھا۔ جس کی وجہ سے وہ مر گئی۔

ایمان والو! ایک بلی کو بھوک سے مارنے بالفاظ دیگر اس پر اقتصادی پابندیاں لگانے کے جرم کا ارتکاب کرنے والی کے متعلق نبی آخر الزمان فرمارہے ہیں کہ وہ جہنم میں پھینک دی جائے گی۔ کیا ہم دس لاکھ عراقی بچوں کے قتل میں معاونت کے مجرم نہیں ہیں ؟ ہم نے اس ظالمانہ قتل عام کو روکنے کے لئے کیا کیا ہے ؟ کچھ بھی تو نہیں۔ ہمیں دیگر اہم کاموں سے فرصت نہیں ہے۔ لہذا ہم اس صورت حال کے نتیجے میں وقت کی پکار۔ جہاد۔ کو ٹال رہے ہیں۔

اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا اسوہ کیا ہے ؟ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مسلمانوں کے پاس اطلاع آئی کہ قریش مکہ نے آنحضرت ﷺ کے سفیر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر قریش مکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور بیعت کیلئے اپنا ہاتھ پھیلا دیا چنانچہ سوائے ایک منافق الحر بن قیس کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے آپ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی۔ کیا حضور اکرم ﷺ کی قائم کی ہوئی مثالیں ہمارے لئے واجب التقلید اور واجب الاتباع نہیں ہیں ؟

برادران اسلام ! اللہ سے اپنے گناہوں اور غفلت کی معافی مانگو اور نام نہاد ضروری امور سے چھٹکارہ

حاصل کر کے وقت کی پکار ۔ جہاد۔ پر لبیک کہو۔ کرۂ ارض کے کئی حصوں میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو گائے بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا عیسائی سربوں کی طرف سے ان کا قتل عام برسوں تک جاری رہا۔ اس دوران امریکہ نے مظلوم مسلمانوں تک اسلحہ پہنچانے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے بوسنیائی حکومت اور بوسنیائی مسلمانوں پر فوجی پابندیاں عائد کر دیں جن کی وجہ سے ان مظلوم مسلمانوں تک اسلحہ پہنچانا "بین الاقوامی جرم" بنا دیا گیا۔ چیچنیا میں مسلمانوں کو بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں تلے کچلا جا رہا ہے۔ انڈونیشیا میں مسلمانوں کو مساجد کے اندر عبادت کرتے ہوئے بھسم کیا جا رہا ہے۔ کشمیر کے مذبح خانوں سے کون واقف نہیں ہے۔ جہاں آزادی کی شمع روشن کرنے والوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے ۔ آخر ہم کب اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کی تابعداری کرتے ہوئے غیرت وحمیت اسلامی کا اظہار کرتے ہوئے علم جہاد بلند کریں گے۔ یاد رکھیئے وقت کی پکار جہاد ہے۔ کندھے سے کندھا ملا کر دشمنان اسلام کے خلاف بنیان مرصوص بن جایئے اور اپنے رب اور پیغمبر آخر الزمان کی رضا حاصل کیجئے۔ مسلم حکمرانوں سے کوئی بھی توقع مت رکھیں' انہوں نے تو شرم الشیخ جیسی شرمناک کانفرنسوں میں مسلمانوں کا سودا کر لیا ہے اللہ ہمیں اپنے دین کی نصرت عطا فرمائیے۔ امین

مردِ مسلمان

هر لحظه ہے مومن کی نئی شان نئی آن!
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
ہمسایہ جبریل امیں بندۂ خاکی!
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان